بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن میں تدبر کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

تدبر کیا ہے؟ اور قرآن پاک سے تدبر کرنا کیسا ہے؟

جواب

تدبر غور و فکر کرنے کو کہتے ہیں اور تدبر فی القرآن یعنی قرآنِ پاک میں گہرا غور و خوض کرنا۔ قرآن پاک میں غور و فکر کی تمام کو دعوت دی گئی ہے البتہ یہ غور و فکر ایسا ہونا چاہیے جو تعصبات اور جانبداری سے پاک اور عقل و نقل کے حقیقی تقاضوں کے مطابق ہو۔ مزید یہ کہ قرآن پاک میں تدبر کرنے کی تفصیل اور کونسا تدبر معتبر ہے اور کونسا غیر معتبر اس کے لیے ذیل میں دی گئی دو آیات قرآنیہ اور اس کی تفسیر پڑھیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا (82)“ ترجمہ کنز العرفان: تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔ (پارہ 5، سورہ نساء، آیت 82)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”{اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ: تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔} یہاں قرآن کی عظمت کا بیان ہے اور لوگوں کو اس میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ کیا یہ لوگ قرآنِ حکیم میں غور نہیں کرتے اور اس کے عُلوم اور حکمتوں کو نہیں دیکھتے کہ اِس نے اپنی فصاحت سے تمام مخلوق کو اپنے مقابلے سے عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور ان کے مکر و فریب کو کھول کر رکھ دیا ہے اور اوّلین و آخرین کی خبریں دی ہیں۔ اگر قرآن میں غور کریں تو یقیناً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے اور اسے لانے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہے۔

قرآنِ مجید میں غور و فکر کرنا عبادت ہے لیکن!

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ احیاء العُلوم میں فرماتے ہیں کہ ایک آیت سمجھ کر اور غور و فکر کر کے پڑھنا بغیر غور و فکر کئے پورا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب التفکر، بیان مجاری الفکر، ۵/۱۷۰)

قرآن کا ذکر کرنا، اسے پڑھنا، دیکھنا، چھونا سب عبادت ہے۔ قرآن میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے لیکن یہ بات واضح ہے کہ قرآن میں وہی غور و فکر معتبر اور صحیح ہے جو صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرامین اور حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

وسلم کے صحبت یافتہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اوران سے تربیت حاصل کرنے والے تابعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے علوم کی روشنی میں ہو کیونکہ وہ غوروفکر جو اُس ذات کے فرامین کے خلاف ہو جن پر قرآن اترا اور اس غوروفکر کے خلاف ہو جو وحی کے نزول کا مُشاہدہ کرنے والے بزرگوں کے غوروفکر کے خلاف ہو، وہ یقیناً معتبر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دورِ جدید کے اُن نت نئے محققین سے بچنا ضروری ہے جو چودہ سو سال کے علماء، فقہاء، محدثین و مفسرین اور ساری امت کے فَہم کو غلط قرار دے کر قولاً یا عملاً یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قرآن اگر سمجھا ہے تو ہم نے ہی سمجھا ہے، پچھلی ساری امت جاہل ہی گزر گئی ہے۔ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد2، صفحہ 258۔259، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر رب کریم نے ارشاد فرمایا: "اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا" ترجمۂ کنزالعرفان: توکیا وہ قرآن میں غوروفکر نہیں کرتے؟ بلکہ دلوں پر ان کے تالے لگے ہوئے ہیں۔ (پارہ 26، سورہ محمد، آیت 24)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "{اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ: توکیا وہ قرآن میں غوروفکر نہیں کرتے؟} یعنی جن کے دلوں میں نفاق کے قفل لگے ہیں وہ نہ تو قرآنِ کریم میں غوروفکر کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ ہدایت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے حق کی بات ان میں پہنچ ہی نہیں پاتی۔ **تدبُّرِ قرآنِ پاک میں گہرے غوروخوض کو کہتے ہیں جو تعصبات اور جانبداری سے پاک اور عقل و نقل کے حقیقی تقاضوں کے مطابق ہو۔**" (تفسیر صراط الجنان، جلد9، صفحہ 318، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2468

تاریخ اجراء: 29 محرم الحرام 1447ھ/25 جولائی 2025ء